ایک یادگار ملاقات

حضرت مولانا عبدالرشید ربانی صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب مکیؒ

اور

حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب لاجپوری دامت برکاتہم

خلیفہ مسیح الامت حضرت مولانا محمد مسیح اللہ خان صاحب جلال آبادیؒ

مؤرخہ: یکم جمادی الآخرہ ۱۴۴۷ھ - ۲۱/نومبر ۲۰۲۵ء، جمعہ

بمقام: دولت کدہ حضرت مولانا عبدالرشید ربانی صاحب، ڈیوزبری، انگلینڈ

ناقل:

خلیل احمد قاضی

خادم مدینہ اکیڈمی، ڈیوزبری، انگلینڈ

www.madinaacademy.org.uk

فہرست

شمار	عنوانات	صفحہ
۱	اسانید حدیث	۳
۲	دورۂ حدیث شریف کے اساتذۂ کرام	۴
۳	اور امام بنا دیا.........	۵
۴	مفتیٔ اعظم کی مجلس	۶
۵	جیسے اپنے ملک میں بخاری پڑھانا	۷
۶	بیعت وسلوک	۸
۷	بداں را بہ نیکاں ببخشد کریم	۹
۸	کراچی کی ایک مسجد میں امامت	۱۱
۹	حضرت مفتی موسیٰ بدات صاحب کی وفات حسرت آیات	۱۱
۱۰	ہم تو قیدی پھرتے ہیں	۱۲
۱۱	پہلی اور آخری تنخواہ	۱۲
۱۲	یہ مکان کیوں بیچوں!!	۱۳
۱۳	حقانی چلا گیا، ربانی آ گیا	۱۴
۱۴	دعا	۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا عبد الرشید ربانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ برطانیہ کے قدیم ترین بزرگوں میں سے ایک ہیں، آپ ۱۹۷۱ء میں برطانیہ تشریف لائے۔

آپ نے اپنا تعلیمی سفر دار العلوم کراچی میں مکمل کیا اور وہاں کبارِ اساتذۂ کرام سے اکتسابِ فیض کیا۔ علمِ حدیث میں آپ کی سند صرف تین واسطوں سے حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتویؒ تک پہنچتی ہے، ذیل میں آپ کی تین سندیں پیشِ خدمت ہے:

اسانیدِ حدیث

پہلی سند: حضرت مفتی محمد شفیع صاحب، حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری، شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی، حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی، حضرت شاہ عبد الغنی صاحب مجدّدی، حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی، حضرت شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی، حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی (وسندہ معروف) رحمهم اللّٰه تعالىٰ رحمةً واسعةً

دوسری سند: حضرت مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی، حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی، شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی، حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی، حضرت شاہ عبد الغنی صاحب مجدّدی، حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی، حضرت شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی، حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمهم اللّٰه تعالىٰ رحمةً واسعةً

تیسری سند: شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدنی، حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری، حضرت مولانا عبد القیوم صاحب بڑھانوی، حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی، حضرت شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی، حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی

رحمھم اللہ تعالیٰ رحمةً واسعةً

باٹلی، ڈیوزبری، مانچسٹر اور برمنگھم وغیرہ شہروں کے بہت سے علما نے حضرت مولانا عبدالرشید صاحب دامت برکاتہم سے اجازتِ حدیث حاصل کی ہے۔

اِس مجلس میں حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب دامت برکاتہم کی درخواست پر آپ کو بھی اجازت حدیث مرحمت فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔ الحمدللہ

دورۂ حدیث شریف کے اساتذۂ کرام

حضرت مولانا عبدالرشید صاحب دامت برکاتہم نے دورۂ حدیث میں جن اساتذۂ کرام سے تعلیم حاصل کی اُن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

شمار	اسمائے کتب	اسمائے اساتذۂ گرامی
۱	صحیح البخاری	حضرت مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی ؒ (صاحب احسن الفتاویٰ)
۲	صحیح البخاری	رئیس المحدثین حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری ؒ
۳	صحیح مسلم	حضرت مولانا محمد ادریس صاحب میرٹھی ؒ
۴	سنن ترمذی	حضرت شیخ مولانا سلیم اللہ خان صاحب ؒ
۵	سنن ابی داود سنن ابن ماجہ	حضرت مولانا قاری رعایۃ اللہ صاحب ؒ
۶	سنن نسائی	حضرت مولانا امجد علی صاحب ؒ
۷	موطأ امام مالک موطأ امام محمد	مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع صاحب ؒ

اب حضرت مولانا عبد الرشید صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا عبد الرؤف صاحب دامت برکاتہم کی ملاقات کے دوران ہونے والی گفتگو کی کچھ جھلکیاں ملاحظہ ہوں:

......اور امام بنادیا

حضرت مولانا عبد الرشید صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں:

ہم جس وقت دورۂ حدیث میں تھے، اُس وقت ''احسن الفتاویٰ'' کی تالیف جاری تھی، میری عمر سترہ سال تھی، اساتذہ بہت اچھے تھے، دورۂ حدیث کے طلبہ کے ساتھ دوستوں کی طرح رہتے تھے۔

میں چوں کہ پنجاب (پاکستان) سے کراچی پڑھنے آیا تھا، میری آواز اچھی تھی؛ اس لیے مجھے جہری نماز کا امام مقرر کر دیا، میں اذان بھی دیتا اور نماز بھی پڑھاتا تھا۔ تمام اساتذہ میرے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ اور سرّی نمازوں کے امام مولانا اشرف علی صاحب تھے۔

مفتی اعظم حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ دوسرے محلے میں رہتے تھے؛ لیکن مولانا محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم اور مولانا محمد رفیع عثمانی صاحبؒ طلبہ کے ساتھ ہی رہتے تھے، میں نے ۱۹۵۷ء میں دورہ کیا، اور اِن دونوں بھائیوں نے ۱۹۵۹ء میں دورہ کیا۔

اُس وقت میں نماز کے بعد ہلکی آواز میں یہ دعا پڑھتا تھا: اَللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ۔ اُس وقت مجھے کسی نے نہیں روکا، نہ کسی نے اعتراض کیا، بعض دفعہ بڑے حضرات بھی ہوتے؛ لیکن کسی نے نہیں کہا کہ یہ دعا کہاں سے لے آئے؟ یہ اِس دعا کے پڑھنے پر جواز کی دلیل ہے۔

مولانا عبد الرؤوف صاحب: بہت بڑی حجت ہے۔

مولانا عبدالرشید صاحب: دوسری بات یہ ہے کہ ایک مرتبہ ایک بڑا جلسہ تھا، جس میں اِن اکابر کی موجودگی میں، میں نے ایک مقالہ ''حجیتِ حدیث'' کے موضوع پر پڑھا، اصل بات یہ تھی کہ میں پانچ سال کا یتیم تھا، والدہ کی محنت سے آگے بڑھا تھا، اس جلسے میں والدہ ماموں کے ساتھ آئی تھیں اور حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحبؒ کے گھر پر عورتوں کے ساتھ بیٹھی تھیں۔ اس جلسے میں سند بھی دی گئیں اور دستار بھی باندھی گئیں۔

مفتیٔ اعظم کی مجلس

مفتیِ اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی روزانہ عصر کے بعد مجلس ہوتی تھی، اُس میں ہم بیٹھتے تھے، جس میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ اور دیگر اکابرؒ کے واقعات سناتے تھے۔ چند واقعات یہ ہیں:

- میں جب دارالعلوم دیوبند میں مفتی تھا، تو جب تک حضرت مفتی کفایت اللہ صاحبؒ حیات تھے، تب تک میں اپنے نام کے آگے مفتی نہیں لکھتا تھا۔
- میں نے حضرت تھانویؒ کو خط لکھا: ''افتا کے کاموں میں بعض دفعہ باجماعت نماز ترک ہو جاتی ہے، اس کا علاج بتائیں۔''

حضرت نے جواباً لکھا: ''مفتی محمد شفیع! دیوبند قصبے کی کسی مسجد میں اپنے ذمے نماز کی امامت کی ذمے داری لے لو! ابھی جماعت رہ جاتی ہے، پھر نماز بھی چھوٹ جائے گی۔''

چناں چہ انھوں نے دیوبند کے کنارے کی ایک مسجد میں للہ نماز پڑھانا شروع کر دیا۔

- ایک مرتبہ طلبہ سے فرمایا: بیٹو! تم فارغ التحصیل ہو گئے ہو؛ لیکن درحقیقت تم فارغ نہیں ہوئے، پہلے تمھاری ذمے داری تحصیل علم کی تھی، اب تمھاری ذمے داری علم اور دین کو

پھیلانے کی ہے، تعلیم کے ذریعے، تدریس کے ذریعے، تبلیغ کے ذریعے۔ بچو! امام بنو! مسجد نہ چھوڑو! مسجد چھوڑی تو تمھارا علم اور عمل چلا جائے گا۔ اور تنخواہ اپنی طرف سے کبھی مقرر مت کرنا۔

❂ ابھی تم نے علمِ ظاہری حاصل کیا ہے، اب علمِ باطنی حاصل کرنے کے لیے کسی شیخ سے رابطہ کیجیے! اس لیے کہ محض علم فتنہ بن سکتا ہے، مختلف فرقوں کے بڑے بڑے لوگ جو گمراہ ہوئے، وہ عالم تھے، تو جب تک آدمی کی اصلاح نہ ہو تو وہ گمراہ ہو سکتا ہے۔

میں نے عرض کیا: حضرت! آپ ہمارے استاذ بھی ہیں اور آج کے بعد ہمارے شیخ بھی۔ ہماری درخواست قبول کر لیجیے!

فرمایا: تمھاری بات ٹھیک ہے! تم تعلق رکھو! اللہ بہتری کرے گا ان شاء اللہ۔ میں اِس کو قبول کرتا ہوں، پھر دو سال کے بعد بیعت کیا۔ یہاں (برطانیہ) آنے سے متعلق بھی اُن ہی سے مشورہ کیا تھا۔

جیسے اپنے ملک میں بخاری پڑھانا......

مولانا عبد الرشید صاحب فرماتے ہیں: جب میں یہاں آیا تو صورتِ حال یہ تھی کہ محلے کے ایک مکان میں مسجد تھی، نیچے ایک کمرہ تھا، جس میں نماز ہوتی تھی، اُس پر ایک کمرہ تھا، جس میں بچوں کی تعلیم ہوتی تھی، اس پر ایک کمرہ تھا، جس میں میرا قیام تھا۔ میں نے کہا: یا اللہ! یہ کیا ہو گیا! یہاں موافقت نہ ہونے پر میں نے حضرت مفتی محمد شفیع صاحب ؒ کو خط لکھا:

حضرت! میں آپ کے ارشاد پر یہاں آ گیا ہوں، یہاں انڈیا اور پاکستان سے علما تشریف لاتے ہیں، یہاں بچے پڑھتے ہیں، ان کو الفَ، بَ، تَ پڑھاتا ہوں اور ہفتے کے بعد اتوار کو لوگ آتے ہیں، جمعہ میں بھی زیادہ لوگ نہیں ہوتے، میرا جی نہیں لگتا، آپ کا کیا ارشاد ہے؟

حضرت نے جواب میں لکھا: ماشاءاللہ! انڈیا اور پاکستان کے علما آرہے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، مسلمانوں میں کام کریں اور بقیہ حالات میں آپ نے لکھا کہ بچوں کو الفَ بَ تَ پڑھاتا ہوں، تو غیر مسلم ملک میں مسلمان بچوں کو الفَ، بَ، تَ پڑھانا ایسا ہے جیسے اپنے ملک میں بخاری شریف پڑھانا۔

میں نے سوچا کہ اب تو واپس جانا مشکل ہے؛ لیکن جب بھی پاکستان جاتا، حضرت کی خدمت میں ضرور حاضری دیتا۔

بیعت وسلوک

حضرت کی وفات کے بعد حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ کی دعوت پر دارالعلوم بری میں حضرت شیخ مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدنیؒ تشریف لائے تھے، اُس وقت مقامی علما بہت کم تھے، صرف انڈیا، پاکستان کے چند علما تھے۔ چناں چہ ہم حضرت شیخؒ سے بیعت ہوئے۔

حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ اور حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب مکیؒ نے میرے ذمے یہ کام سپرد کیا تھا کہ جو علما حضرت شیخؒ سے آکر ملاقات کریں میں اُن کا تعارف کراؤں کہ یہ فلاں جگہ کے امام ہیں، یہ فلاں جگہ کے خطیب ہیں وغیرہ۔ حضرت شیخؒ اُس وقت رو دیے تھے اور کہتے تھے: زکریا کے ناپاک ہاتھوں میں علما کے پاک ہاتھ آتے ہیں۔ یا اللہ! تو معاف فرما!

تقریباً دو سو علما نے اُس وقت حضرتؒ سے بیعت کی، اخیر میں میری باری آئی، میں نے حضرتؒ کا ہاتھ پکڑے رکھا، تو حضرتؒ نے دریافت فرمایا: مولوی صاحب! تم کہاں پڑھے ہو؟ میں نے عرض کیا: حضرت! میرا تعلق پاکستان سے ہے، میں حضرت مفتی شفیع صاحبؒ کا شاگرد

ہوں، میں نے دار العلوم کراچی میں پڑھا ہے۔

فرمایا: ماشاء اللہ! ماشاء اللہ!

میں نے عرض کیا: وہی میرے استاذ اور میرے شیخ بھی تھے۔ اب میں آپ سے بیعت واصلاح کا تعلق قائم کرنا چاہتا ہوں۔

فرمایا: بیعت تو وہی کافی ہوتی ہے جو پہلے شیخ سے ہو، اصلاحی تعلق قائم رکھیں۔

میں نے عرض کیا: حزب البحر، منزل اور دیگر چیزیں سورۂ یس، سورۂ مزمل، سورۂ ملک اور سورۂ سجدہ پڑھتا ہوں۔

فرمایا: ماشاء اللہ! ماشاء اللہ!

میں نے عرض کیا: حضرت تھوڑا ذکر بھی کر لیتا ہوں۔

فرمایا: یہ کافی ہے؛ اس لیے کہ آپ علما کی خدمت کرتے ہیں، پڑھاتے بھی ہیں، اس لیے یہ کافی ہے۔ آپ مولانا عبدالحفیظ صاحب مکی اور مولانا یوسف متالا صاحب سے تعلق رکھیں۔

پھر حضرت شیخؒ نے دو پاؤنڈ جمعیۃ علمائے برطانیہ کے لیے عنایت فرمائے۔

بداں را بہ نیکاں ببخشد کریم

پھر حضرت شیخؒ کی وفات کے بعد حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحبؒ سے اصلاحی تعلق رہا۔ حضرت جیؒ کے انتقال کے بعد حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب مکیؒ سے میرا رابطہ رہا۔

اتفاق یہ ہوا کہ میں ۲۰۱۶ء کے اواخر میں عمرہ کے لیے گیا، تو حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب مکی کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرت نے فرمایا: میں افریقہ جا رہا ہوں، آپ بھی میرے ساتھ چلیے! تم بیان کرنا؛ کیوں کہ اب میں بیان نہیں کرسکتا۔

میں نے عرض کیا: حضرت! ٹھیک ہے، فی الحال فیملی ساتھ ہے، برطانیہ جا کر اطلاع کروں گا ان شاء اللہ۔ پھر برطانیہ پہنچ کر میری طبیعت ٹھیک نہیں رہی، نزلہ، زکام وغیرہ ہو گیا، تو میں نے حضرت سے معذرت چاہی اور حضرت نے معذرت قبول فرمائی۔ حضرت نے سفر شروع کیا، راستے میں انتقال ہو گیا، پھر مدینہ منورہ میں مدفون ہوئے۔

اِس آخری ملاقات کے موقع پر جب میں ملنے گیا تو انھوں نے اپنے خادم سے ایک بڑا کاغذ منگوایا اور اُس پر لکھا: ''ہمیں حضرت شیخ مولانا محمد زکریا صاحبؒ نے سلسلۂ تصوف میں جو اجازت دی ہے، وہ میں آپ کو دیتا ہوں۔ وہ معمولات اور ذکر جو اَب تک کرتے ہیں، ان کو جاری رکھیں۔'' میں نے کہا: میں تو اِس کا اہل نہیں ہوں۔

اس پر حضرت نے فرمایا: مولانا! ہم تو اس کو اکابر کا اعتماد، اُن کا حسنِ ظن سمجھتے ہیں کہ انھوں نے ہمیں اپنی لائن میں شامل کیا۔ یہ اللہ کے یہاں نجات کا ذریعہ ہو گا ان شاء اللہ۔ شیخ سعدیؒ نے فرمایا:

شنیدم کہ در روزِ امید و بیم　　　بداں را بہ نیکاں ببخشد کریم

(بوستاں، درسببِ نظمِ کتاب)

میں نے سنا ہے کہ قیامت کے دن برے لوگوں کو نیک لوگوں کے
ساتھ رہنے کی وجہ سے ربِ کریم بخش دے گا۔

پھر انھوں نے اصحابِ کہف کے کتے کی مثال دی ہے: اصحابِ کہف کا کتا ان کی نگرانی کرتا تھا، جس کا ذکر قرآنِ کریم میں بھی ہے: ﴿وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ﴾ قرآنِ کریم نے اِس ضمن میں سات تک ذکر فرمایا، اس کے بعد نہیں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ یہ سات (۷) لوگ تھے۔

خادم کتنے کا انداز اللہ کو اتنا پسند آیا کہ اللہ نے اس کے بیٹھنے کا انداز بھی ذکر فرمایا۔

لہٰذا میں بھی یہی سمجھتا ہوں کہ یہ نیک لوگوں کی صحبت کا اثر ہے۔

کراچی کی ایک مسجد میں امامت

مولانا عبد الرشید صاحب نے فرمایا: کراچی میں رہنے کا یہ فائدہ ہوا کہ وہاں جامعہ فاروقیہ ۱۹۶۷ء میں بنا ہے۔ جب میں ۱۹۵۷ء میں فارغ ہوا تو وہاں ایک مسجد فاروقی تھی، وہاں کی کمیٹی کے لوگ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ کے دارالعلوم سے علما فارغ ہو رہے ہیں، ہمیں بھی کوئی دے دیں؛ چناں چہ حضرت نے مجھے بلایا، پھر میں وہاں ۱۹۵۹ء تک امام رہا اور حضرت کے پاس آنے جانے کا موقع بکثرت ملتا تھا۔

جب میں پاکستان سے یہاں آگیا تو یہاں علما آتے رہے۔

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحبؒ سے بھی میرا کافی تعلق رہا، جامعہ فاروقیہ کراچی جاتا تو مجھے کہیں ٹھہرنے نہیں دیتے، یا اپنے گھر میں ٹھہرتا یا مدرسے میں۔

حضرت مولانا عبید اللہ صاحب اور اُن کے بھائی مولانا ڈاکٹر عادل خان صاحب – جو شہید ہو گئے – وہ بہت کم سن تھے۔

حضرت مفتی موسیٰ بدات صاحبؒ کی وفاتِ حسرت آیات

حضرت مفتی موسیٰ بدات صاحبؒ کی وفات ہو گئی۔ میں معذرت چاہتا ہوں کہ آپ کے پاس نہیں آسکا، میں دوسرے دن گیا تھا، ان کی مسجد محمودیہ میں بیان بھی کیا تھا، ان کے بیٹوں اور دوستوں سے ملا اور تعزیت کی۔

مفتی صاحبؒ بہت نیک اور خاموش طبیعت انسان تھے، صاحبِ علم اور صالح تھے، حضرت

مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ کے ساتھ ان کا تعلق تھا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ علاقہ خالی ہوگیا۔
اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔ ہمیں دعاؤں میں یاد رکھیں۔ آپ کا بہت شکریہ کہ آپ تشریف لائے۔

ہم تو قیدی پھرتے ہیں

پتا نہیں اب کتنا وقت باقی رہ گیا ہے۔
حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ ''معارف القرآن'' میں لکھتے ہیں: جب بندہ چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتے ہیں: اب ذرا ہاتھ نرم کرو! جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے تو نیکی والے فرشتے سے کہتے ہیں: تم نیکی لکھا کرو! جب اَسّی سال کا ہوتا ہے تو بدی والے فرشتے سے کہتے ہیں: تم لکھنا بند کر دو، صرف نیکی لکھنے دو، جب اس سے زیادہ عمر ہوتی ہے تو دونوں کو لکھنا بند کروا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ زمین میں میرا قیدی ہے اور اب جلدی میرے پاس آنے والا ہے۔
اب ہم ان قیدیوں میں ہیں۔ ابھی ۸۷ / سال کی عمر ہوگئی ہے۔
اللہ تعالیٰ جتنا وقت باقی رہ گیا ہے، وہ اپنی اطاعت سے گزار دے۔ آمین

پہلی اور آخری تنخواہ

جب بھی ہم ہوپ اسٹریٹ (Hope Street) میں جاتے تو حضرت مولانا رشید احمد موٹا صاحبؒ سے ملاقات ہوتی، ایک مرتبہ وہ میرے پاس آئے تو میں نے کہا: حضرت! تشریف لائیے! نماز تو ہو چکی ہے۔ کمرے میں آئے اور کہا: نماز تو میں پڑھا کر آیا ہوں، صرف آپ کی ملاقات کے لیے یہاں آیا ہوں۔ میں بھی اُن کی ملاقات کے لیے گاہے جایا کرتا تھا۔

اُس وقت یہ مسجد نہیں تھی ،سامنے حاجی آدم بھائیؒ کے مکان کے ساتھ ایک اور مکان تھا جس میں نماز پڑھتے تھے،آج کل وہاں کوئی کرایہ دار رہائش پذیر ہے،یہ بستی بھی اُس وقت نہیں تھی۔جس کے ذمے دار حاجی آدم بھائی پٹیل تھے۔ان کے علاوہ فقیر بھائی اور قاضی برادران اور پٹیل صاحب وغیرہ آباد تھے۔یہ علما کی خوب خدمت کرتے تھے،انھوں نے چندہ جمع کیا اور مسجدیں بنوائیں۔

جب میں یہاں آیا تو میری اس طرح خدمت کرتے تھے،جیسے میں بھی گجراتی ہوں۔ حضرت مولانا ایوب کھولوڈیا صاحبؒ نے سب سے پہلے میرے بیان کروائے اور میرا استقبال کیا،اسی طرح حضرت مولانا یعقوب صاحب قاسمیؒ ،حافظ صاحبؒ وغیرہ بہت خوش ہوئے کہ یہ دارالعلوم کراچی کے پڑھے ہوئے ہیں،تبلیغی جماعت سے بھی تعلق ہے۔چوں کہ میں مفتی زین العابدین صاحبؒ کے مدرسے میں بھی رہا ہوں،وہ تبلیغ کے بڑے عالم تھے؛لٰہذا اِن لوگوں سے مجھے بڑا سہارا ملا۔میں پیسے کے لیے آیا نہیں تھا،پیسے تو وہ لوگ کماتے ہیں جو فیکٹریوں میں جاتے ہیں،میں آج تک فیکٹری میں نہیں گیا۔

مجھے پہلی تنخواہ سترہ پاؤنڈ (£17) ملی تھی اور جب ریٹائرڈ (Retired) ہوا تب ساٹھ پاؤنڈ (£60)۔حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی نصیحت تھی کہ کبھی مانگنا نہیں۔کمیٹی والے گواہ ہیں کہ میں نے کبھی تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ نہیں کیا۔اب بچے جوان ہو گئے،اللہ تعالیٰ نے اُن کو برکت دی، وہ اپنا کام بھی چلاتے ہیں،مجھے بھی سنبھالتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے مقروض بھی نہیں کیا۔الحمدللہ

یہ مکان کیوں بیچوں!!

یہ مکان جہاں ہم بیٹھے ہیں ۱۹۷۸ء میں لیا ہے،تین کمرے اوپر،تین کمرے بیچ میں،تین کمرے نیچے ہیں اور یہ پانچ ہزار پاؤنڈ میں لیا تھا،میرے پاس انتظام نہیں تھا،دو تین پاکستانی

ساتھیوں سے رقم طلب کی تھی، انھوں نے پانچ پانچ سو پاؤنڈ دیے، کچھ رقم میرے پاس تھی۔ دو سال میں اُن کا قرض بھی ادا ہو گیا الحمدللہ، پھر میں اِسی میں رہا، یہیں میرے بچے اور پوتے ہوئے۔ سب کی شادیاں ہوئیں۔

یہ وہ مکان ہے جس میں حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ، پیرِ طریقت سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاریؒ، رئیس المحدثین حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوریؒ، حضرت خواجہ خان محمد صاحبؒ، حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی شہیدؒ، حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحبؒ، حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ، حضرت مولانا رشید احمد صاحب لدھیانویؒ، قائد ملت حضرت مولانا فضل رحمٰن صاحب دامت برکاتہم وغیرہ اکابر تشریف لائے۔ لہٰذا یہ مکان بڑی برکتوں والا ہے، اِسے میں کیوں فروخت کروں؟

قائد ملت حضرت مولانا فضل رحمٰن صاحب دامت برکاتہم مجھ سے عمر میں چھوٹے ہیں، جب میں ۱۹۷۱ء میں انگلینڈ آیا، تو وہ پڑھتے تھے، ۱۹۷۲-۷۳ میں ان کی تکمیل ہوئی۔ میں ان کے والد صاحب حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ کے ساتھ رہا ہوں۔

حقانی چلا گیا؛ ربانی آ گیا

میری امامت اور خطابت ۱۹۵۷ء سے جاری ہے۔ میں جب ابتدا میں آیا تو ہندوستان سے حضرت مولانا حقانی صاحبؒ بیان کرنے کے لیے آیا کرتے تھے، جب میں آیا تو حضرت مولانا ایوب کھولوڈیا صاحبؒ نے اعلان کیا: ''حقانی'' چلا گیا، ''ربانی'' آ گیا۔

دعا

اللّٰهم لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ، بِسْمِ اللهِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ، اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ، صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ، غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ، صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ أُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔

یا اللہ! یا رحمٰن! تو ہم پر مہربانی فرما! پوری امّت پر مہربانی فرما! پوری امّت کی مدد فرما! تیرے دینی مراکز، مساجد کو قائم و دائم رکھ! ان میں پڑھنے پڑھانے والوں کو قبول فرما! حضرت مولانا عبد الرؤف صاحب کو لمبی عمر عطا فرما! صحت وقوت عطا فرما! مولانا محمد موٹا صاحب، مولانا خلیل قاضی صاحب اور ان کے والد صاحب (حاجی شبیر احمد قاضی صاحب) کو صحت وعافیت و ایمان کی سلامتی نصیب فرما! اے اللہ! دجالی اور شیطانی فتنوں سے حفاظت فرما! اے اللہ! اب فتنے ہمارے آگے، پیچھے دائیں بائیں سب جگہ ہیں۔ اے اللہ! سب جگہ سے تو ہماری حفاظت فرما!

اللھم احْفَظْنَا بِالإسلامِ قائِما واحْفَظْنَا بِالإسلامِ قاعِدًا، واحْفَظْنَا بِالإسلامِ رَاقِدًا، ولا تُشْمِتْ بنا عَدُوًّا احاسِدًا، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ.

اے اللہ! حاسدین کے حسد سے، کینہ وروں کے کینے سے، بدنظری والوں کی بدنظری سے، ٹونہ کرنے والوں سے ہماری حفاظت فرما! أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ۔

ہمارے اساتذہ، ہمارے والدین اور ہمارے دوست اور جو مرحومین دنیا سے چلے گئے، ان کو اعلیٰ مقام عطا فرما! ہمیں اُن کے سچے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما! ہمارے پیرانِ عظام جو بتا گئے رسول اللہ ﷺ کا عمل اور طریقہ؛ اس پر عقیدے اور عمل کے لحاظ سے چلنے کی

توفیق عطا فرما! اور ہماری حفاظت فرما! اے اللہ! تو ہم سے راضی ہو جا! ہمارے مفتی موسیٰ بدات صاحب چلے گئے، ان کے پس ماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرما! اُن کے سلسلے کو جاری و ساری فرما! ہمارے بزرگ مولانا عبدالرؤف صاحب جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ملاقات کے لیے آئے، ان کو بے شمار اجر عطا فرما! ان کو صحت و عافیت عطا فرما!

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَ الْجَنَّةَ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ النَّارِ.

صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه سیدنا و مولانا محمد و آله

و أصحابه أجمعين برحمتك يا أرحم الراحمين.